

میر رستم خان تالپر کی ایک اہم دستاویز

راقم الحروف اپنے مقالے کے سلسلے میں جب پہل لائبریری (خیوڑ) دیکھنے گیا تو وہاں ایک بہت حسین ، منقش اور مطلقاً قرآن مجید نظر آیا (سائز ۱۰ X ۵ . ۶۰ - سطرین فی صفحہ ۱۳ - الفاظ فی سطر ۸) اس کے آخر میں ایک اہم دستاویز بھی درج ہے جو میر رستم خان تالپر نے امیر علی مراد خان کی سرداری کے لیے لکھی تھی۔

فاضل گرامی پیر حسام الدین راشدی مرحوم نے تکملہ مقالات الشعراء (کراچی ۱۹۵۸ء)

کے مقدمے میں لکھا ہے :-

"بعد از درگذشتش (یعنی بعد از وفات میر کرم علی خان) فرمان روای آخرین این سلسلہ میر مراد علی خان "علی" سریر آرای سلطنت گردید ، وے نیز مانند برادرش شاعر و ادب پرور بود و مدت شش سال حکم راند - تاکہ در ۱۲۳۹ھ م ۱۸۳۳ء بہ برادران خود پیوست --- درین اوقات آمد انگلیس بود - و ادب فارسی ، قوس نزول خود را می شکستہ - و انگلیس در عہد میر غلام علی خان بنا بر مصالح سیاسی خود در افغانستان ، بر سندھ نفوذ خود را قائم کردہ بود کہ بعد از وفات میر مذکور سلسلہ دوم ہمین خاندان تسلط یافت ، و چہار نفر حکمرانان آن ۱- میر نور محمد خان ۲- میر محمد خان و ۳- میر نصیر خان جعفری و ۴- صوبدار خان میر نیز مردان علم و دوست و ادب پرور و فارسی پسند بودند و دو نفر مؤخر الذکر در زبان فارسی دواوین اشعار ہم داشتند - درین عہد انگلیسیان تو وارد ، تمام معاہدات خود را کہ با حکمرانان سند داشتند ، یک یک دریدند ، تاکہ در پایان آن بر سندھ قابض شدند و در فروری ۱۸۳۳ء (۱۲۵۹ھ) دودمان حکمداران تالپور را از سندھ راندہ و حکمرانی این سرزمین را بکف خود گرفتند و دورہ آزادی سندھ سپری گردید -"

اس عبارت میں ہے کہ میر غلام علی خان کی وفات (۱۲۲۷ھ) کے بعد اسی خاندان کا دوسرا سلسلہ حکمران ہوا۔ تکملہ مقالات الشعراء کے صفحہ ۷۵۸ کے سلسلے جو نسب نامہ درج ہے۔ اس میں میر کرم خان کرم (م ۱۲۳۳ھ) اور میر مراد علی خان علی (م ۱۲۳۹ھ) کو آپس میں بھائی لکھا ہے اور میر صوبدار خان میر (۱۲۱۷ھ - ۱۲۶۳ھ) کو ان کا بھتیجا (یعنی فرزند میر فتح علی خان م ۱۲۱۷ھ) کا کہا ہے۔ لیکن اس پوری کتاب میں میر رستم خان تالپر کا کہیں کوئی ذکر نہیں ہے اسی طرح میر علی مراد خان تالپر کا نام بھی نہیں ہے۔ جو دستاویز اس قرآن مجید کے آخر میں درج

ہے اس کے بالکل آخر میں ایک ہر میر رستم خان تالپر کی ہے جس میں ۱۲۵۳ ھ لکھا ہوا ہے یعنی اسی سال میر رستم خان تالپر حکمران ہوئے تھے اور اسی سال "ابتدائے خریف ۱۲۵۳ ھ" میں (جیسا کہ دستاویز میں ہے) انھوں نے اپنے ملک کی سرداری میر علی مراد خان تالپر کے حوالے (انگریزی کی سرکردگی میں) کر دی تھی۔ دستاویز ۱۷ ذی قعدہ ۱۲۵۸ ھ کو (۲۰ دسمبر ۱۸۴۲ء) لکھی گئی۔ دستاویز یہ ہے:-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وآله وسلم

انجام کرد و عہد بست میر رستم خان تالپر یا میر علی مراد خان تالپر براین معنی آنکہ درین ولادتار سرداری و برادری بہ انضمام عنان تمامی ملک خود بیع سرشماری و میربحری و جزیرہ و اجارہ و گذرہا و شکار ہای کولاب ہا موافق تفصیل ذیل ، حسب قاعدہ و روش سرداران حیدرآباد در عہد سلطنت سرکار ذی اقتدار ، گردوں و قار انگریز بہادر بدست میر علی مراد خان کہ لائق سرداری است ، ابتدائے خریف ۱۲۵۳ ھ برضا و رغبت خود بخشیدم - پستانچہ در زندگانی من برمسند سردار مہتمم شدہ ملک مفضلہ ذیل را بہ قبضہ تدخیل خود در آرد و در ہمین دستار و ہمین ملک کہ من بہ خواہش و مرضی خودی بخشم دعوی و دخل احدے از پیران و برادر زادگان من نیست و نخواہد بود - و اگر کسے دعوی دار شد کا زب است و تصفیہ معاملات برادری و نگاہ داشتن فوج و گفتار و رفتار بہ صاحبان انگریز ہم منحصر بر رای میر صاحب میر علی مراد خان مدوح - در این انجام قسم کلام اللہ در میان است - تفاوت تار موائے نخواہد شد - کئی بانہ شصیداً - تحریر فی التاریخ ہفدہم ذی قعدہ

- ۱۲۵۸ ھ -

- | | | | |
|-----------------------|--------------------------------------|---------------|--------------------------|
| پرگنہ کوہنبرہ و چور | پرگنہ نوشہرہ پیروز | پرگنہ کندیارہ | پرگنہ لدہ کاکن |
| اریجہ و کترہ | | | بمعد خیرپور ولہری |
| پرگنہ میرپور و ہاتیلہ | ملک ریگستان و رینی و نارہ و قلند شاہ | | پرگنہ آبادہ و خیرپور |
| دگھوگی | کبیر و سردار کبیر و غیر قلند جات | | دہرک |
| پرگنہ امام واہ | پرگنہ ہونک و سبارہ | | سیم حصہ سبزل پرگنہ مزارک |
| پرگنہ شکارپور موغلی | پرگنہ روپاہ | پرگنہ بلوک | پرگنہ چک مزارجہ |
| پرگنہ کشمور | | | |

(مہر) رستم فقیر تاملہ ۱۲۵۳ ھ

یہ دستاویز قرآن مجید کے ساتھ چسپاں ہے۔ دستاویز کے آخر میں ہے کہ ”در این انجام قسم کلام اللہ درمیان است“۔ اس لیے خیال ہوتا ہے کہ کلام اللہ کی قسم غالباً اسی قرآن مجید کو اٹھا کر کھائی ہوگی۔ اور مخلوط چونکہ بہت حسین اور مطلقاً ہے اس لیے ظاہر ہے کہ میر صاحب ہی کے لیے یا ان کے اسلاف کے لیے کسی خطاط نے تیار کیا ہو گا۔ اور وہ یقیناً ۱۲۵۳ ھ سے پہلے تیار کیا جا چکا ہو گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والصلوة والسلام على رسول الله وآله

انجام کرد و عهدت میرستم خان تالپر با میر علی ادریس خان

بر این معنی انگ در نیولا دستار سرداری و برادری با انضمام عنان
تمامی ملک خود بموشر شماری و میربحری و جزیره واجا و کدرا

و شکار ماهی کولاب موافق تفصیل ذیل ^{حرفه و روش}

سرداران حیدرآباد در عهد سلطنت سرکاری اقتدار ^{کردن}
انگیزین عهد عهدت میرعلیراد خان ^{خوف} ملائق سرداری است ابتدای

۱۲۵۳ برضا و رغبت خود بخشیدیم چنانچه در زندگانی من بر
سرداری متمکن شده ملک مفصله ذیل را بقبضه تحویل خود

در آرد در زمین دستار و همین ملک که من برخویش و رضی

نی بخشید رموی و دخل احدی از پسران و برادرزاده آن
و نحو آن بود اگر چه رموی را رشد کازبت و تصفیه

مکملات بلای و غم و اندوه و فتنه و فتنه و فتنه

بصاحبان الکثیره هم که در این سوره واجب است

در این انجام فرستاده شده در میان است

تاریخی بخوانند فی بالله شهیدان خیر

بخدمت ماه ذی قعد شد جری

پر کند پر کند پر کند پر کند پر کند پر کند

پر کند پر کند پر کند پر کند پر کند پر کند

ام واه پر کند پر کند بهاله سپوم حصه بنی پر کند تراره

پر کند شمار پر موغنی پر کند روپاه پر کند بیک پر کند چلک رسته

پر کند شمور